

شاعر نے عشاق کی پریشانی ظاہر کرنے کے لیے تین چیزیں لیں، جو اصلاً مختلف تھیں، لیکن ان میں ایک خاصیت یعنی پریشانی مشترک پائی گئی اور تینوں کو محبوب کی بزم سے خاص تعلق تھا۔ اول پھولوں کی خوشبو جس کا خاصہ ہی پریشاں ہونا ہے، دوم عشاق کے دل کا نالہ، سوم چراغ کا دھواں۔ مطلب یہ ہے کہ محبوب کی بزم سے جو بھی چیز نکلتی ہے، یعنی محبوب سے جدا ہوتی ہے، وہ پریشان ہی پائی جاتی ہے۔

بیشک ان تین چیزوں کی خاصیت ہی پریشانی ہے۔ قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ مرزا نے شعر میں بزمِ محبوب سے نکلنے کو ان کی پریشانی کا موجب قرار دیا۔

#### ۴۔ لغات - مائتہ : دسترخوان

تشریح :- میرادل حسرت کا مارا ہوا تھا اس کے دسترخوان پر لذتِ درد کے کھانے چُنے ہوئے تھے۔ دوستوں نے اپنے دانتوں اور لبوں کی حیثیت یعنی اپنی استعداد اور استطاعت کے مطابق ان کھانوں سے فائدہ اٹھایا۔ میرے پاس لذتِ درد کے سامان کی کمی نہ تھی۔ اس میں سے دوستوں نے اپنی اپنی قابلیت کے مطابق استفادہ کیا۔

شاعر یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ میرے اشعار میں غم و درد کے سرمائے کی کوئی کمی نہیں، لیکن ہر فرد کو پورا سرمایہ نہیں سمیٹ سکتا۔ جس شخص میں جتنی ہمت، قابلیت اور ذوق ہوتا ہے، اسی کے مطابق میرے دسترخوانِ درد سے وہ حصہ پاتا ہے۔ فیض کا دروازہ کسی کے لیے بند نہیں، مگر فیض ہر شخص کو اس کے ظرف کے مطابق ملتا ہے :

دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدحِ خوار دیکھ کر

۵۔ لغات - نو آموز : جس نے پڑھنا شروع کیا ہو، مبتدی۔  
دشوارہ پسند : جسے مشکل کام پسند ہو۔ یہ کام سے اشارہ کارِ فنا کی